تقریر

تقریر برائے اطفال
وقت 5-7منٹ

احمدی بچوں کا مقام اور ان کے فرائض

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (البقرہ:149)

اور ہر ایک کے لئے ایک مطمحِ نظر ہے جس کی طرف وہ مُنہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے
پر ہے یہ شرط کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو
چاہتا ہوں کہ کروں چند نصائح تم کو
تاکہ پھر بعد میں مجھ پر کوئی الزام نہ ہو

پیارے اطفال بھائیوں! حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃُ المسیح الثالثؒ) نے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع 1964ء کا افتتاح کرتے ہوئے جو قیمتی تقریر فرمائی۔ وہ آج بھی ہمارے احمدی بچوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ جس کا خلاصہ مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب نے مرتب فرمایا اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ فروری 1965ء میں شائع ہوا۔ آج مَیں اپنی تقریر میں اپنے اطفال بھائیوں کے استفادہ کے لئے پڑھ کر سناتا ہوں۔

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

جب بھی کوئی احمدی بچہ میرے سامنے آتا ہے تو مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کیے ہوئے وعدے یاد آجاتے ہیں اور میرا دل اس بچے کے لیے عزت و احترام کے جذبات سے بھر جاتا ہے اور ان وعدوں کے نتیجہ میں جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں ان کا احساس ذہن میں آجاتا ہے۔ کیونکہ ہمیں ان بچوں کی اس رنگ میں پرورش کرنی ہے کہ وہ ان وعدوں کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے ہیں۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے محترم میاں صاحب نے فرمایا اس رپورٹ کا ہم دو نقطہ ہائے نگاہ سے جائزہ لے سکتے ہیں۔ پہلا نقطہ نگاہ ماضی اور حال کا مقابلہ ہے۔ اس لحاظ سے ہر میدان اور ہر شعبہ میں ترقی ہوئی ہے اور رپورٹ سن کر دل خوش ہوا ہے کہ بچے اب پہلے سے بلند تر مقام پر جا کھڑے ہوئے ہیں۔ لیکن اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے کہ آئندہ ہم نے جو کچھ حاصل کرنا ہے اور جو ہمارا مقصد ہے اس کے لحاظ سے ہم نے کیا کام کیا ہے۔ اس لحاظ سے جب غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ابھی ہم نے بہت کچھ آگے بڑھنا ہے۔ ہمارے بلند مقاصد کے مقابلہ پر ہماری ترقی کی رفتار بہت ہی کم ہے اور اصل مقصد تک پہنچنے میں بہت دیر لگے گی۔

سامعین! اطفال الاحمدیہ کے امتحانات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ امتحانات میں پانچ ہزار اطفال شامل ہوئے۔ یہ تعداد خدا کے فضل سے اچھی ہے اور منتظمین مبارکباد کے مستحق ہیں مگر ابھی اس میں بھی ترقی کی گنجائش ہے اور اس طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ چاہیے کہ ہر طفل ان امتحانات میں شامل ہو۔ اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنی چاہیے کہ امتحانات میں شامل کرنا صرف منتظمین کا ہی کام نہیں بلکہ تمام اطفال کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ سب مل کر کوشش کریں اور ہر بچہ یہ عہد کرے کہ اس نے پانچ اور بچوں کو امتحانات میں شامل کرنا ہے۔ اس طرح یہ تعداد آسانی کے ساتھ 25 ہزار تک جا پہنچے گی صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے۔

آپ بجائے وقت ضائع کرنے کے علمی اور دینی کاموں میں حصہ لیں۔ بچوں میں کام کرنے کی قابلیت ہوتی ہے مگر ان کو پتہ نہیں ہوتا کہ کیا کرنا ہے بڑے لوگوں کی امداد و نگرانی سے ان کو صحیح لائن پر لگایا جاسکتا ہے۔ ذہنی کام کرنے اور مطالعہ سے بڑی قابلیت پیدا ہوتی ہے۔ کوئی بچہ بے کار نہ رہے۔ ہر وقت کام کرتے رہنا چاہیے۔ کسی بچے کا وقت ضائع نہیں ہونا چاہیے۔ کوئی نہ کوئی کام کرتے رہنا چاہیے اس دنیا کی ساٹھ یا ستر سال کی عمر کچھ بھی نہیں۔ اصل زندگی موت کے بعد ہمیں ملے گی مرنے کے بعد ایک سو سال گزریں گے۔ ہزار سال گزریں گے۔ لاکھ سال گزریں گے مگر ہم وہاں زندہ ہی رہیں گے۔ ہمیں اس دنیا کی بجائے اگلی زندگی کے لیے سامان جمع کرنے ہیں۔ جو لوگ اس دنیا میں خدا کی ناراضگی والے کام نہیں کرتے۔ آخرت میں خدا تعالیٰ ان سے محبت کرے گا اور کہے گا کہ دنیا میں ان لوگوں نے مجھے یاد رکھا اور میرے حکموں کی تعمیل کی اور لوگوں کی لعن طعن اور گالی گلوچ سے نہیں ڈرے۔ آج ان کو میرا قرب اور رضا حاصل ہے۔ اگر ہماری زندگیاں بھی ایسی ہو جائیں تو سمجھو ہم نے اپنی زندگی کا مقصد زندگی کو پالیا۔

پیارے بچو! حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا تین یا چار کتابیں ہماری ضرورت کو پورا نہیں کر سکتیں۔ یہ ہماری غفلت ہے کہ ہماری اس قسم کی کتب کی تعداد سینکڑوں تک نہیں پہنچ سکی۔ مذہب میں وسعت ہے۔ مختلف موضوعات پر کتب لکھی جاسکتی ہیں۔ مثلاً دانت کی صفائی کا حکم اس کا فائدہ، اطفال کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرنا چاہیے، بڑوں کی کس طرح عزت کرنی ہے۔ اسلام اور قرآن میں زندگی کے ہر پہلو کے متعلق تعلیم موجود ہے۔ نہایت سادہ اور عام فہم رنگ میں یہ باتیں بیان ہونی چاہیں۔

پہلے انبیاء کے ماننے والوں میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا واقعہ ایسا ہے کہ اس پر غور کرتے ہوئے اِس وقت بھی جی چاہتا ہے کہ اس سے پیار کریں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے پیارے بیٹے اسماعیل کو کہا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت میں تمہاری قربانی دینا چاہتا ہوں تو بچے نے فوراً اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اس واقعہ میں بچوں کے لیے بھی اور بڑوں کے لیے بھی ایک عظیم الشان قربانی کا سبق ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب خواب دیکھا تو اس کی تعبیر کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے بڑھاپے کی اولاد اور اکلوتے بچے کو فوراً خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

حضرت ابراہیمؑ تو خدا کے نبی تھے۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کی صفات کو پہچانا ہوا تھا۔ انہوں نے تو دل میں اس قربانی کے لیے کوئی انقباض محسوس نہیں کیا۔ مگر آپ نے سوچا کہ مَیں تو تیار ہوں بیٹے سے بھی پوچھ لینا چاہیے وہ بھی اس کو قربانی کے لیے تیار ہے یا نہیں۔ چنانچہ حضرت اسماعیلؑ سے انہوں نے فرمایا فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی خدا کا ایسا حکم ہے تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟

حضرت اسماعیلؑ گو بچہ تھے مگر ان کی تربیت ایسے ماحول میں ہوئی تھی کہ نہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں سوچ لوں اور اس بات کو اگلے سال پر نہیں ڈالا بلکہ کہا یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (الصافات:103)

یہ کتنا زبردست کارنامہ ہے جو حضرت اسماعیلؑ نے بچپن میں انجام دیا۔ اس طرح بہت سی مثالیں دوسرے انبیاء کے ماننے والوں میں بھی ہمیں ملتی ہیں۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وقت میں دو کمزور بچوں کی یاد آتی ہے جو اصرار کر کے جنگ بدر میں شامل ہوئے اور ابوجہل کو قتل کر دیا۔ اس واقعے کو یاد کر کے اب بھی ہم ان کی جرات اور دلیری پر داد دیتے ہیں۔ انہوں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہ غیر معمولی کارنامہ سرانجام دیا۔

سامعین! محترم صاحبزادہ صاحب نے اس امر پر بھی زور دیا کہ اگر بچوں نے کھیل کود میں اس عمر کو گزار دیا تو بعد کی زندگی میں انہیں مشکل پیش آئے گی۔ لیکن سکول اور کالج کی زندگی میں اپنے اوپر سختی کرو گے تو بڑی عمر ہنسی خوشی سے گزرے گی۔ اس طرح دنیا کی زندگی میں قربانی کرو کیونکہ موت کے بعد حیات طیبہ نصیب ہو گی اور ابدالآباد کی زندگی کے لیے اس دینوی زندگی میں ہی تیاری کرنی چاہیے۔

یہ زندگی ایک قسم کا امتحان ہے اس کا نتیجہ موت کے بعد نکلے گا جس طرح تم سکول اور کالج میں امتحان کے دن محنت اور سختی سے دن گزارتے ہو مگر نتیجہ نکلنے پر تم کو ایک لمبی خوشی نصیب ہوتی ہے۔ اسی طرح تمہاری زندگی کا حال ہے۔

الٰہی سلسلہ کے بچے فقید المثال ہوتے ہیں۔ آپ لوگ اسلام کے بچے ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے بچے ہیں۔ جسمانی لحاظ سے ماں باپ والدین ہیں۔ مگر روحانی لحاظ سے مسیح موعودؑ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ منسوب ہوتے ہیں۔ اگر تم حقیقی احمدی بن جاؤ تو دنیا میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور دنیا ہمیشہ تمہیں یاد رکھے گی۔ یاد رکھو! مسیح موعود کی طرف منسوب ہونا تم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ ان کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی تم ان کی حقیقی اولاد بن سکتے ہو۔ انسان کی زندگی کو ایسا بنایا گیا ہے کہ اگلے جہان میں بھی عمل کا سلسلہ اور ترقی کا سلسلہ جاری رہے گا۔

آپ نے بچوں کی تربیت سے متعلق بعض امور پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ بچوں کی تربیت کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نمونہ ہمارے لیے قابل تقلید ہے۔ آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا جب حضور سے ملنے آتیں تو حضور ان کے لیے اُٹھ کھڑے ہوتے اور ان کا عزت و احترام فرماتے۔ اس لیے کہ سارے ماں باپ اپنے بچوں سے ایسا سلوک کریں۔ شروع سے ہی بچوں کی عزت و احترام کرنا چاہیے۔ بچوں کو گالم گلوچ نہیں دینا چاہیے بلکہ ان سے محبت سے پیش آنا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ جو والدین بچوں پر سختی کرتے ہیں وہ مشرک ہیں۔ اولاد کے لیے دعا کرنی چاہیے۔ اولاد اللہ تعالی کی نعمت ہے اور نعمت، سکون اور اطمینان کا باعث ہوتی ہے۔

آپ رحمہ اللہ نے فرمایا احمدی بچے بڑے اچھے ہیں۔ ہم نے کئی ملکوں کے بچے دیکھے ہیں مگر احمدی بچوں کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اس کے باوجود یہ خواہش ہے کہ ہمارے بچے ابھی اور ترقی کریں۔ صحابہ کی طرح وہ دنیا کے لیے رحمت کی بارش ثابت ہوں۔ آمین

اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین اللھم آمین

ہم احمدی بچے ہیں کچھ کرکے دکھادیں گے
شیطاں کی حکومت کو دنیا سے مٹادیں گے
نکلیں گے زمانے میں ہم شمع ہدیٰ لے کر
ظلمات مٹادیں گے نوروں سے بسا دیں گے
بچہ نہ ہمیں سمجھو جانباز مجاہد ہیں
اسلام کی خاطر ہم جانیں بھی لٹادیں گے

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ فروری 1965ء صفحہ 5 تا 8)

(کمپوزڈ بائی: عطیۃ العلیم۔ ہالینڈ)